آل عمران: 33

اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ

(بے شک اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اور نوحؑ کو آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو تمام دنیا والوں پر [ترجیح دے کر نبوت کے لئے] چن لیا۔)

آیات: 32-15 میں اہلِ کتاب کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔ اب آیات: 63-33 میں عقیدہ تثلیث (Trinity) کا رد کیا گیا۔ جس میں بتایا گیا کہ عیسیٰؑ اللہ کے رسول ہے۔ عیسیٰؑ کی پیدائش جیسے معجزانہ طور پر ہوئی اُسی طرح یحییٰؑ (والد [زکریاؑ] بوڑھے تھے اور ماں بوڑھی بانجھ تھی۔ پھر بھی یحییٰؑ پیدا ہوئے۔) اور آدمؑ (جو بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے) کی بھی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی۔ عیسیٰؑ دوسرے رسولوں کی طرح انسان ہی تھے۔ اور وہ بھی آدمؑ کی ہی اولاد تھے۔ اِس میں یہ بھی بتایا گیا کہ عیسیٰؑ کی پیدائش کن حالات میں ہوئی اور کیسے ہوئی۔ اُن کی مختصر سے حالات اور پھر انھیں اللہ تعالیٰ کا اپنے ہاں اٹھالینے کا ذکر اور ساتھ ہی عیسائیوں کے باطل عقائد کی تردید کی گئی۔

الصفا (ص ف و) ← پاک صاف ہونا۔

اصۡطَفٰی (ص ف و) ← چن لینا۔ کسی کو پاکیزگی یا اُسکی کسی خوبی یا اچھائی کی بناء پر چن لینا اور خالص کر لینا۔

یہ افتعال کے باب سے ہے۔ صَفۡوٌ سے باب افتعال میں ت کو ط سے اور واوٗ کو ی سے بدل کر اصۡطَفٰی ہوگیا۔

باب افتعال کا "ف" کلمہ اگر "ص ض ط ظ" میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کی "ت" تبدیل ہو کر ط بن جاتی ہے۔ اور بھی کچھ اِس کے قاعدے ہیں۔ لیکن یہاں ہمیں اتنا ہی جاننا کافی ہے۔

چننے کے لئے اور بھی کئی الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اِجتبیٰ، اِختیار وغیرہ۔

اصۡطَفٰی (ص ف و) ← خالص چیز جو ہر قسم کی آمیزش سے پاک اور صاف ہو۔ پاکیزہ اور پاک۔

یعنی ایسا اختیار جو پاک اور خالص ہو جس میں کسی اور کا دخل نہ ہو۔

اِختیار (خ ی ر) ← بہت سی چیزوں میں سے کسی بہتر چیز کا انتخاب کرنا۔

اجتبیٰ (ج ب و) ← "جَبۡوٌ" کا لفظ عموماً خراج یا محصول (Tax) اکٹھا کرنے کے لیے آتا ہے جس میں اُسے خزانے تک پہنچانا بھی شامل ہے۔ اور ہر ایک سے ٹیکس جمع نہیں کیا جاتا جس کے پاس زیادہ آمدنی ہوتی ہے اُس سے لیا جاتا ہے۔ اِسی سے اس کا معنی ہے عمدہ چیز منتخب کرنا۔ یعنی کسی کی قابلیت کی بناء پر خاص مقصد کے لئے چننا۔ بہرحال

اللہ تعالیٰ جسے چاہے چن لے، کسی کو سوال کرنے کا حق نہیں۔ چونکہ اہلِ کتاب اور مشرکین بھی محمدﷺ کو رسول ماننے تیار نہیں تھے کہ وہ کیسے رسول ہو سکتے ہے۔ اہلِ کتاب کہتے تھے کہ آخری رسول بنی اسرائیل میں سے کیوں نہیں۔ مشرکین کہتے تھے ہمارے مالدار لوگوں پر وحی کیوں نہیں اتری۔ یہاں انھیں بتایا جا رہا ہے کہ پہلے رسولوں کو بھی اللہ نے ہی چنا تھا۔ انھیں چننے میں کسی اور کا دخل نہیں تھا۔ اس لئے یہاں اصطفیٰ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ اِن سب کے لیے مریم: 58 میں اجتبیٰ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ واللہُ اعلم۔

اللہ تعالیٰ نے اِن تمام پیغمبروں کو ترجیح دی۔ انھیں اپنے لئے خالص کر لیا۔ اُن کی آل اور اولاد میں برکت ڈالی۔

زیادہ تر انبیاء آدمؑ، نوحؑ اور ابراہیمؑ سے آئے۔ یہ تینوں شخصیتیں انسان کی تاریخ میں بہت اہم ہیں۔ اہلِ کتاب بھی انہیں انبیاء مانتے ہیں۔ آدمؑ سے انسانوں کی نسل چلی پھر نوحؑ سے جنھیں آدمِ ثانی کہا جاتا ہے۔ اور ابراہیمؑ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ جب دنیا میں ہر طرف شرک کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے تب اُس وقت انھوں نے مختلف مقامات پر جا جا کر لوگوں کو توحید کی دعوت دی۔ انھوں نے اپنی اولاد کو ایسے حصے میں جا بسایا تھا جو بالکل الگ تھی تاکہ اُن پر ماحول کے اثرات نہ ہو، وہاں سے وہ ایک نئی تاریخ کو جنم دے۔ اِن تین پیغمبروں کے علاوہ آل عمران کا ذکر کیا گیا ہے جن میں عیسیٰؑ تھے۔

آدمؑ کے امتیازی اوصاف:-

1> اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنے ہاتھ سے اور بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ اور اُن میں اپنی طرف سے روح پھونکی۔
2> اللہ تعالیٰ نے انھیں فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ اور تمام جہان والوں پر فضیلت بخشی۔
3> اللہ تعالیٰ نے انھیں تمام چیزوں کے نام سکھائے۔
4> اللہ تعالیٰ نے انھیں جنت میں بسایا۔ پھر حکمت و مصلحت کے پیشِ نظر انھیں زمین پر اتار دیا۔
5> جب آدمؑ سے بھول ہوئی تو انھوں نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کر لی اور اُن پر مہربان ہوا۔
6> اللہ تعالیٰ نے انھیں نبوت سے نوازا۔ پھر اُن ہی کی اولاد میں نبی پیدا ہوتے رہے۔

طٰهٰ: 122 ← ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى

(پھر اُس [آدمؑ] کے رب نے انھیں چن لیا اور اس پر مہربان ہوا [توبہ قبول کی] اور ہدایت دی)

نوحؑ کے امتیازی اوصاف:- [اولوالعزم پیغمبر ← نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمدﷺ]

1> اُولُوالۡعَزۡم پیغمبروں میں سے ہیں۔ اور سب سے پہلے رسول ہے۔
2> جب لوگوں نے بتوں کی پوجا شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے دین میں ایسی ایسی باتوں کو شامل کر دیا تھا جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں کی تھی، اِس سے پہلے اسطرح کا کام کسی نے نہیں کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے نوحؑ کو اُن لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔
3> نوحؑ نے ساڑھے نو سو سال (تقریباً 950) کی طویل عمر پائی۔
4> طویل عرصے (950 سال) تک لوگوں کو دن رات، خفیہ و ظاہر ہر طرح سے لوگوں کو دین کی طرف بلاتے رہے۔
5> طویل عرصے تک لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے کے باوجود چند لوگوں کے سوا کوئی ایمان نہیں لایا۔ اِس لیے انھوں نے اللہ سے دُعا کی تو انکی دعا قبول ہوئی۔ اُن تمام لوگوں کو جو ایمان نہیں لائے، پانی میں غرق کر دیا گیا۔ صرف نوحؑ اور اُن لوگوں کو بچا لیا گیا جنھوں نے نوحؑ کی پیروی کی۔ اُن کے بعد دنیا میں جو بھی نسل آئی وہ انہی سے آئی۔ یعنی آدمؑ کے بعد انسانی نسل نوحؑ سے چلی اس لئے نوحؑ کو آدمِ ثانی کہا جاتا ہے۔

الِاسراء: 3 ← ذُرِّيَّةَ مَنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ...

(اے اُن لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ سوار کر دیا تھا...)

یعنی تم سب اُن لوگوں کی اولاد ہو جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ اُس کشتی میں سوار کیا تھا۔

آل ابراہیم:-

یہاں صرف ابراہیمؑ نہیں کہا گیا بلکہ آل ابراہیم کہا گیا۔

آل ابراہیم میں کون کون ہیں؟

ابراہیمؑ کی اولاد جیسے اسحاقؑ، یعقوبؑ، اسماعیلؑ اور اسماعیلؑ کی نسل سے محمدﷺ بھی ہے۔

اِسی لیے صرف ابراہیمؑ کا ذکر نہیں بلکہ آل ابراہیم کا ذکر ہے۔ زیادہ تر پیغمبر آل ابراہیم سے آئے ہیں۔ بنی اسرائیل سے کئی پیغمبر آئے اور بنی اسماعیل سے محمدﷺ آئے۔

آل عمران:-

تاریخ میں عمران نام کی دو مشہور شخصیتیں ہیں:

1> موسیٰؑ کے والد
2> مریمؑ کے والد

مریمؑ کے والد یعنی عیسیٰؑ کے نانا جو سلیمانؑ کی اولاد میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اِن دونوں عمران کے درمیان 1800 سال کا عرصہ ہے۔ واللہ اعلم۔

عیسیٰؑ کو آل عمران سے منسوب کیا گیا۔ چونکہ نسب تو باپ کی طرف سے چلتا ہے اور عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ البتہ اُن کی والدہ مریمؑ عمران ہی کے خاندان سے تھیں یا مریمؑ کے والد کا نام عمران تھا۔ اس لیے عیسیٰؑ کو اُن کی ماں مریمؑ کے خاندان کی طرف منسوب کیا گیا۔ اِس سورت کا نام آل عمران بھی اِسی نسبت سے ہے۔

عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ (تمام جہان والوں پر)

⇐ آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیم اور آل عمران کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہان والوں یعنی اپنے اپنے زمانے کے لوگوں پر چن لیا۔ پھر آخر میں آخری نبی محمدﷺ تمام جہان والوں کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے۔

الفرقان: 1 ← تَبٰرَكَ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرَا

(بہت بابرکت ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے [محمدﷺ] پر فرقان [قرآن] اتارا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والا [آگاہ کرنے والا] بن جائے)

⇐ جن پیغمبروں کا اِس آیت میں ذکر کیا گیا اُن کا بھی نام ہمیشہ باقی رہے گا۔

Compiled by: Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)